سبق نمبر15

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا نوجوان

مرکزی خیال

علامہ اقبال کے مطابق نوجوان معاشرے کی ترقی میں معاون کردار ہے۔ یہ ملک اور قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ اسی کے پیش نظر آپ نے اپنی شاعری کا موضوع نوجوان رکھا ہے۔ آپ کی شاعری نوجوان کو خودی کا پیغام دیتی ہے۔ ان میں خود اعتمادی، خودداری اور اپنی ذات پر بھروسہ کرنے جیسی صفات پیدا کرتی ہے۔

خلاصہ

نوجوان کسی ملک وقوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے مستقبل میں ملک وقوم کی باگ ڈور سنبھالنا ہوتی ہے اور ملک وقوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ یہ مستقبل کے معمار کہلاتے ہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ان میں ایسی صفات دیکھنا چاہتے ہیں جو انہیں دنیا وآخرت میں کامیابی سے ہمکنار کر دیں۔ علامہ اقبال چاہتے ہیں کہ نوجوان اپنے اسلاف سے نسبت رکھتے ہوئے آگے بڑھیں اور نت نئے علوم سیکھیں۔ وہ نوجوانوں کو شاہین جیسی صفات کا حامل بنانا چاہتے ہیں۔ شاہین ایک ایسا پرندہ ہے جو بہت خوددار اور غیرت مند ہے۔ کسی کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ چاہتے ہیں کہ نوجوان درج ذیل شعر کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں۔

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

پیراگراف کی تشریح

اقتباس نمبر ا۔ علامہ اقبال نوجوانوں کو شاہینی صفات .... اپنا کردار ادا کریں۔

حوالہ متن: سبق کا نام: اقبال کا نوجوان

تشریح: علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو ان صفات کا حامل بنانا چاہتے ہیں جو کہ شاہین میں موجود ہیں مثلاً شاہین بہت خوددار اور غیرت مند پرندہ ہے وہ کسی کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا بلکہ خود اپنے زور بازو سے شکار کرتا ہے۔ بلند پرواز اور تیز نگاہ رکھتا ہے۔ بالکل اسی طرح اقبال رحمۃ اللہ علیہ چاہتے ہیں کہ آج کا نوجوان بھی خوددار اور غیرت مند ہو۔ محنت کر کے کھائے۔ اس کی اڑان اونچی اور نگاہ تیز ہو۔ اس کا معیار بلند ہو۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ **علامہ اقبال کا کوئی ایک شعر سنائیں۔**

جواب:

ملت کے ساتھ رابطہ استوار کو
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

○ **علامہ اقبال کو قومی شاعر کیوں کہا جاتا ہے۔**

جواب: علامہ اقبال کو قومی شاعر اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے کلام کے ذریعے مسلمانوں کو اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کے لئے عمل پیہم اور جہد مسلسل کی تلقین کی۔ اور ان میں ایک نئی روح پھونک دی۔ تصور پاکستان پیش کیا اور مسلمانوں کو علیحدہ وطن حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنے کی طرف مائل کیا۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رازِ کن فکاں	دنیا بنانے کی وجہ	خوار ہونا	ذلیل ہونا
عیاں	ظاہر	آہِ سحر	سحری کے وقت کی عبادت اور دعا
اخوت	بھائی چارہ	علم وعرفاں	علم وآگہی
اسلاف	سلف کی جمع، آباؤاجداد/ باپ دادا	نوربصیرت	دانائی

www.downloadclassnotes.com

پڑھنے کے دوران میں

○ **نظم پہاڑ اور گلہری میں کیا بات سمجھائی گئی ہے۔**

جواب: نظم پہاڑ اور گلہری میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ بڑائی کا تعلق قد و قامت سے نہیں ہوتا بلکہ حرکت و عمل سے ہوتا ہے۔

○ **کامیاب زندگی کیسے گزاری جاتی ہے؟**

جواب: کامیاب زندگی قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر گزاری جاتی ہے۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) ترقی و خوشحالی کس چیز سے منسلک ہے؟

جواب: ترقی و خوشحالی تعلیم و تربیت کے ساتھ منسلک ہے۔ قوم نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جتنا اچھا پروگرام وضع کرتی ہے وہ قوم اسی قدر اقوام عالم میں سربلند ہوتی ہے۔ پچھلی ایک صدی کی تاریخ بتاتی ہے جن ملکوں نے ترقی کی منازل طے کیں انھوں نے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کو اولیت دے کر یہ مقام حاصل کیا۔

(ب) ''محبت کی زبان ہو جا'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''محبت کی زبان ہو جا'' سے مراد باہمی اتفاق و اتحاد، عفو و درگزر، ہمدردی، ایثار و قربانی، ایک ملت کی شکل میں متحد ہو جانا اور صبر ہے۔

(ج) ''نو امیدی'' کس کے زوال کا سبب بنتی ہے؟

جواب: ''نو امیدی'' علم و بلندی کے زوال کا سبب بنتی ہے۔

(د) ''خداوندانِ مکتب'' سے کون لوگ مراد ہے؟

جواب: ''خداوندانِ مکتب'' سے مراد اساتذہ ہیں۔

(ہ) خوشامد سے بچنے کے حوالے سے علامہ اقبالؒ کی ایک نظم کا نام لکھیں۔

جواب: خوشامد سے بچنے کے حوالے سے علامہ اقبال کی نظم ''ایک مکڑا اور مکھی'' ہے۔

(و) علامہ اقبال کی نظم ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا ۔۔۔۔۔ میں ہمارے لیے کیا پیغام ہے؟

جواب: علامہ اقبال کی نظم ٹہنی پہ کسی شجر کا تنہا کا پیغام یہ ہے کہ وہی لوگ دنیا میں اچھے ہیں جو دوسروں کے کام آئے۔

۲۔ درج ذیل شعر پڑھ کر ان میں موجود معلومات اور تصورات کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ کریں۔

ترے صوفے ہیں افرنگی ترے قالیں ہیں ایرانی
لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی

جواب:

	معلومات	تصوارت
۱۔	صوفے	افرنگی صوفے یعنی انگلینڈ کے صوفے
۲۔	افرنگی	ایرانی قالین
۳۔	قالین	جوانوں کی تن آسانی
۴۔	ایرانی	

۳۔ اس طالب علم درج ذیل جملے پڑھے اور باقی طلبہ سبق میں سے درست لفظ ڈھونڈ کر جملہ مکمل کریں۔

ہوس، سحر خیزی، غیرت مند، سحر، قد و قامت، زندگی

○ مسلسل محنت سے زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے۔

○ انسان کو تباہ کرنے والی ایک صفت ہوس بھی ہے۔

○ شاہین ایک خوددار اور غیرت مند پرندہ ہے۔

○ جوانوں کو مری آہ سحر دے۔

○ بڑائی کا تعلق قد و قامت سے نہیں ہے۔

○ ہمیں سحر خیزی کی عادت اپنانی چاہیے۔

سنیے بولیے

۴۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے دیے گئے اشعار میں سے اپنا اپنا شعر تین کے گروہوں میں بیٹھ کر درست تلفظ اور لب و لہجے سے پڑھ کر سنائیں اور پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

www.downloadclassnotes.com

جواب:

ترے صوفے ہیں افرنگی ترے قالیں ہیں ایرانی
لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی

اس شعر میں علامہ اقبال نوجوانوں کا نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سستی اور کاہلی چھوڑ دیں انہیں نوجوانوں کی سستی اور کاہلی پر بہت افسوس ہوتا ہے کیونکہ دولت نے انہیں ست بنادیا ہے کیونکہ انکے گھروں میں برطانیہ کے صوفے اور ایرانی قالین ہیں جوکہ انہیں آرام طلب بنادیتے ہیں۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

اس شعر میں وہ اس وقت کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہیں کہ تمہارے آباواجداد عزت وقار والے تھے انہوں نے دنیا پر حکمرانی کی اور اپنی حکمرانی کے جھنڈے گاڑے کیونکہ وہ مسلمان تھے اللہ کے احکامات مانتے تھے اور صحیح مسلمان تھے لیکن تم دنیا بھر میں ذلیل ورسوا ہو تمہاری کوئی اہمیت نہیں تمہارا کوئی مقام نہیں کیونکہ تم نے قرآن پاک کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اسکو اپنا راہنما نہیں بنایا۔ اسلئے دنیا بھر میں خوار ہورہے ہو،

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اسکو اپنی منزل آسمانوں میں

اس شعر میں علامہ اقبال نے نوجوانوں کے بارے میں کہا ہے کہ اگران نوجوانوں میں شاہین والی صفات بلند پروازی اور عقابی نگاہ پیدا ہوجائیں تو وہ کسی بھی منزل کو پاسکتے ہیں کوئی بھی معرکہ سرکرسکتے ہیں اور کوئی بھی کام کرسکتے ہیں شرط یہ ہے کہ ان میں شاہینی صفات پیدا ہوں تو پھر وہ کسی کے غلام نہیں رہیں گے آزادی اور خودمختاری انکا مقدر ہوگی۔

زبان سیکھیے

متلازم الفاظ: ایسے الفاظ جن کو سوچتے اور زبان پر لاتے ہی ان سے متعلق بہت سے الفاظ ذہن آجاتے ہیں ایسے الفاظ گروہی یا متلازم الفاظ کہلاتے ہیں۔

جیسے: آسمان کے ساتھ بادل، سورج، چانداور ستارے فوراً ذہن میں آتے ہیں۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کے پانچ پانچ متلازم الفاظ لکھیں۔

کھیت	سبزہ	فصلیں	ہل	بیل	مٹی
شفاخانہ	ڈاکٹر	نرس	ادویات	لیبارٹری	لیب کوٹ
کھیل کا میدان	کھلاڑی	یونیفارم	سبزہ	گول پوسٹ	تماشائی

غور کیجیے

روداد: روداد کا مطلب ہے کسی جلسے مشاعرے یا تقریب کا آنکھوں دیکھا بیان کرنا۔ اس بیان میں کوئی مبالغہ یا اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ واقعات کا من وعن بیان ہوتا ہے۔ رودادنویسی میں اختصار ترتیب اور حسن بیان کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اپنے سکول میں منعقد ہونے والی "یوم اقبال رحمتہ اللہ علیہ" کی تقریب کی رودار لکھیں جو کم از کم ۱۷۵ تک الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب: علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے یوم ولادت کے حوالے سے ہمارے سکول میں ایک خصوصی تقریب 9نومبر 2020 کو منعقد ہوئی۔ تقریب کا وقت 9 بجے تھا اور تقریب کے مہمان خصوصی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر تھے۔

مہمان خصوصی تقریب کے آغاز سے پہلے پہنچ گئے۔ ان کے بروقت پہنچنے پر تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت جماعت دہم کے ایک طالب علم نے کی۔ بعدازاں جماعت نہم کے ایک طالب نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ نعت پیش کیا۔ اس کے بعد کلاس دہم کے ایک طالب علم نے اقبال اور تصور عشق کے بارے میں تقریر کی۔ مقرر نے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی اور کلام سے مثالوں کے ذریعہ اس نکتے کی وضاحت کی کہ علامہ اقبال کا دل عشق رسول ﷺ کے جذبے سے کس طرح لبریز تھا۔ بعدازاں جماعت نہم کے ایک طالب علم نے علامہ اقبال اور

www.downloadclassnotes.com

خودی کے فلسفے پر ایک سیر حاصل تقریر کی اور حاضرین کو بتایا کہ حضرت علامہ اقبال کا فلسفہ خود کتنا بلند اور اثر انگیز ہے۔ بعد ازاں طلباء نے کلامِ اقبال پیش کیا اور حاضرین کے دلوں کو ان کے ولولہ انگیز اور پر جوش کلام سے گرمایا۔

اس کے بعد ہمارے پرنسپل صاحب نے علامہ اقبال کی زندگی اور ان کے کلام کے بارے میں تفصیل سے حاضرین کو بتایا۔ آخر میں سٹیج سیکرٹری نے مہمان خصوصی سے درخواست کی کہ وہ فکرِ اقبال کے حوالے سے اپنے قیمتی اور نادر خیالات سے حاضرین کو مستفید کریں مہمان خصوصی نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر گفتگو کرتے ہوئے خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی کہ علامہ اقبال کی شخصیت اور فکرِ اقبال پر عمل پیرا ہو کر ہی ترقی کی منزلیں حاصل کر سکتے ہیں اور فکرِ اقبال پر عمل ہی ہماری ملکی و ملی بقا کا انحصار ہے اس کے نتیجے میں ہی ہم اپنے معاشرے میں موجود سماجی گہرائیوں اور قومی سطح پر پائے جانے والے منفی اخلاقی اقدار سے چھٹکارہ پا کر ترقی کے راستے پر گامزن ہو سکتے ہیں انہوں نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ فکرِ اقبال کی پیروی کرتے ہوئے ایک مضبوط اور مستحکم پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں اور علامہ اقبال کے خیالات اور فکر سے اپنے آپ کو روشناس کریں۔

مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد سٹیج سیکرٹری نے ان کا شکریہ ادا کیا اور تقریب کے اختتام کا اعلان کیا بعد ازاں مہمان خصوصی اساتذہ کرام اور مقرر طلباء کی جانے کے ساتھ ضیافت کی گئی جبکہ باقی طلبہ اس تقریب کے بعد اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

۷۔ آپ نے اس سبق سے کیا سیکھا؟ اسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: میں نے اس سبق میں دیے گئے اشعار میں سے یہ اخلاقی سبق سیکھا ہے کہ مسلمان کو خوددار اور غیرت مند ہونا چاہیے۔ اپنے آپ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ کسی سے مانگ کر نہیں بلکہ خود محنت کر کے سب کچھ حاصل کرنا چاہیے۔

عمل کیجیے

۸۔ انٹرنیٹ کی مدد سے کلامِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور اسے یاد کر کے جماعت میں ترنم کے ساتھ سنایئے۔

جواب:

پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے
ہے لازوال عہدِ خزاں اس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں ہے اسے برگ و بار سے
ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور
خالی ہے جیب گل زرِ کامل عیار سے
جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور
رخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے
شاخِ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو
ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے
مِلّت کے ساتھ رابطۂ اُستوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ!

(علامہ محمد اقبال)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جائزہ - ۳

تفہیم:

ا۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

ہر معاشرہ افراد کا مجموعہ ہے فرد دیوار میں ٹھیک بیٹھی ہوئی اینٹ کی مانند ہے لیکن یہ اینٹ اپنی الگ حیثیت رکھتی ہے اور دوسری اینٹوں سے جڑی بھی ہوتی ہے۔ مثالی معاشرے کا ہر فرد پیش آمدہ صورت حال کے اچھے اور برے پہلوؤں کے بارے میں سوچ کر کوئی قدم اٹھائے گا۔ کس عمل کے لیے وہ کیا قدم اٹھائے یہ جاننے کے لیے علم حاصل کرے گا۔ ہر کام میں انسانی صحت درکار ہے، اس لیے وہ ہر کام پوری تن دہی کے ساتھ انجام دینے کے لیے صحت برقرار رکھے گا۔ دنیا میں آگے بڑھنے کے لیے تعمیری سوچ رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا فرد بے کار باتیں

www.downloadclassnotes.com

چنے کی بجائے اپنی سوچ اپنی ذمہداریوں پر مرکوز رکھے گا۔ یوآداب معاشرت کے تقاضے پورے کرنے کے لیے یہ قابل تعریف فرد ہوگا جو لوگوں کے علاوہ اپنے رب کے سامنے بھی سرخرو قرار پائے گا۔

(الف) معاشرے سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشرہ افراد کا مجموعہ ہے۔

(ب) معاشرے میں فرد کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: معاشرے میں فرد دیوار میں ٹھیک بیٹھی ایک اینٹ کی مانند ہے لیکن یہ اینٹ کی مانند ہے لیکن یہ اینٹ اپنی الگ حیثیت بھی رکھتی ہے۔

(ج) تعمیری سوچ رکھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعمیری سوچ سے مراد ہے کہ فرد بے کار باتیں سوچنے کی بجائے اپنی سوچ اپنی ذمہ داریوں پر مرکوز رکھے۔

(د) قابل تعریف شخص کون ہے؟

جواب: قابل تعریف شخص تعمیری سوچ رکھنے والا ہوگا جو لوگوں کے علاوہ اپنے رب کے سامنے بھی سرخرو ہوگا۔

(ہ) آپ آداب معاشرت کے تقاضے کیسے پورے کرتے ہیں تحریر کیجیے؟

جواب: آداب معاشرت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے تعمیری سوچ رکھنی بہت ضروری ہے۔

۲۔ **درج ذیل اشعار کی تشریح کریں۔**

یہ چلتی ہے تو دو طرفہ ندامت، ساتھ چلتی ہے
بھرے بازار کی پوری ملامت، ساتھ چلتی ہے
بہن کی التجا، ماں کی محبت، ساتھ چلتی ہے
وفائے دوستاں بہر مشقت، ساتھ چلتی ہے

حوالہ متن: نظم کا نام: پرانی موٹر
شاعر کا نام: سید ضمیر جعفری

تشریح: اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ پرانی موٹر کار جب چلتی ہے تو ساتھ ساتھ شرمندگی بھی چلتی ہے۔ اس کے چلنے سے پورے بازار میں آواز اور شور پیدا ہوتا ہے۔ کبھی یہ ماں کی محبت اور کبھی بہن کی درخواست پر چلتی ہے اور کبھی کبھارا سے دوستوں سے دھکا لگوا کر چلانا پڑتا ہے۔ اس ٹوٹی پھوٹی گاڑی کو انجن سے کم اور زور آزمائی سے زیادہ چلایا جاتا ہے۔

۳۔ **پابندی وقت کی اہمیت پر ہر طالب علم درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ اپنے خیالات کا زبانی اظہار کرے۔**

جواب: ایک طالب علم کے لیے پابندی وقت کی بہت اہمیت ہے۔ پابندی وقت طالب علم کی تعلیم مکمل کرنے اور کامیاب ہونے کے لیے بہت ضروری ہے، اس کے بغیر طالب علم کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ بطور طالب علم ہمیں پابندی وقت کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔ ہمیں اسکول اوقات کی پابندی کرنا ہوگی۔ اسکول اوقات کے دوران اساتذہ وقت کی پابندی کے حوالے سے جو قانون اور ضابطے بنائیں ان پر سختی سے عمل کرنا ہوگا۔ والدین کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ گھر پر بچوں کو وقت کی پابندی کرنے کا عادی بنائیں۔ طالب علم وقت پر سوئے، جاگے، کھائے پیے۔ پڑھنے اور کھیلنے کے اوقات مقرر کرے۔ جلد سوئے جلد اٹھے، صحت وصفائی کا خیال رکھنے کی عادت اپنائے۔ اپنے آپ کو اس بات کا پابند بنائے کہ بستہ، یونیفارم، جوتے، جرابیں وغیرہ خود سنبھالے گا۔ جو وقت برباد کرتا ہے وقت اسے برباد کر دیتا ہے۔ شرمندگی و پستی سست آدمی کا مقدر ہوتی ہے۔

۴۔ **ہر طالب علم کوئی ایسا واقعہ سنائے جس میں اس نے کسی کی کوئی مدد کی ہو۔**

جواب: ایک دفعہ میں صبح سکول جانے کے لیے گھر سے روانہ ہوا۔ گھر سے نکلتے ہوئے والدہ نے مجھے لنچ باکس میرے پسندیدہ سینڈوچ دیے اور والد صاحب نے جیب خرچ دیا۔ راستے میں میری نظر ایک معذور شخص پر پڑی جس کی ٹانگیں نہیں تھیں۔ وہ صدا لگا رہا تھا کہ میں دو دن سے بھوکا ہوں کوئی میری مدد کرے۔ میں نے بستہ کھولا، سینڈوچ اور جیب خرچ اسے دے دیا جسے پا کر وہ بہت خوش ہوا اور میرے دل کو بھی حقیقی خوشی ملی۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا بھی کیا کہ یا اللہ! تو نے اسے جس سے محروم رکھا وہ مجھے عطا کیا اور مجھے اس پر برتری دی۔ بے شک ساری پاکی اور پاکیزگی تیرے ہی لیے ہے۔

۵۔ حروف ندائیہ اور حروف تاسف کو استعمال کرتے ہوئے دو دو جملے لکھیں۔

حروفِ ندائیہ

۱۔ جی! کیا دیکھتے ہو؟

۲۔ اے لوگو! اللہ کے احکامات پر عمل کرو۔

حروفِ تاسف

۱۔ افسوس! ہم میچ ہار گئے۔

۲۔ ہائے! میری ساری جمع پونجی ڈاکو لوٹ کر لے گئے۔

۶۔ درج ذیل جملے درست کر کے لکھیں۔

ا ہمیں وعدے کی پابندی کرنی چاہیے۔

جواب: ہمیں وعدہ کی پابندی کرنی چاہیے۔

ب کوہ قراقرم کا پہاڑ پاکستان میں واقع ہے۔

جواب: کوہ قراقرم پاکستان میں واقع ہے۔

ج یہ کتاب میں نے پڑی ہوئی ہے۔

جواب: یہ کتاب میری پڑھی ہوئی ہے۔

د اخبار میز پر رکھی ہے۔

جواب: اخبار میز پر رکھا ہے۔

ہ گھوڑا گاڑی بک گیا۔

جواب: گھوڑا گاڑی بک گئی۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

ندامت، گلستان، مشقت، التجا، آشیاں

الفاظ	جملے
ندامت	گناہوں پر ندامت رب کو بہت پسند ہے۔
گلستان	شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب کا نام ''گلستان'' ہے۔
مشقت	محنت و مشقت کرنے والا زمانے میں رسوا نہیں ہوتا۔
التجا	نوکر نے مالک سے گاؤں جانے کے لیے چھٹی کی التجا کی۔
آشیاں	پرندے بھی آشیاں بنانے کے لیے محنت کرتے ہیں۔

۸۔ درج ذیل شعر درست تلفظ، لے اور آہنگ سے پڑھیں۔

اپنے لیے تو سب ہی جیتے ہیں اس جہاں میں
ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

۹۔ ایک تفریحی سفر کی ۲۰۰ الفاظ تک روداد تحریر کیجیے۔

چند دوستوں نے اتوار کو شالیمار باغ میں پکنک منانے کا پروگرام بنایا اور پکنک کی تفصیلات طے کی گئیں۔ اتوار کی صبح ہم اپنی اپنی عادت کے مطابق ہی سو کر اٹھے ہیں کوئی آٹھ بجے آنکھیں ملتے کمرہ سے نکلتا ہے۔ تو کوئی نو بجے یا دس کے بعد لیکن اس روز صبح سویرے تقریباً سبھی جاگ پڑے تھے۔ ساڑھے ساتھ بجے اسٹیشن ویگن کو آنا تھا۔ چنانچہ ہر کوئی اچھے اچھے لباس میں ملبوس تیار ہو چکا تھا۔ ضروری سامان اور اشیا مختلف گٹھڑیوں میں بندھی ہوئی یا ٹوکریوں میں پہلے سے تیار رکھیں تھیں۔ اسٹیشن ویگن پر پہنچتے ہی ہم اس میں لدلدا گئے اور سکول ہاسٹل سے شالیمار باغ کا رخ کیا۔

ہر کوئی اپنی اپنی گٹھڑی یا ٹوکری اٹھائے تھا۔ سب سے پہلے یہ مسئلہ تھا کہ ڈیرے کہاں ڈالے جائیں۔ تھوڑی بہت ردوقدر کے بعد جگہ کا انتخاب عمل میں آیا، سامنے آبشار گرنے کا منظر تھا اور اس کے ساتھ پھولوں کے تختے مگر اب یہاں پہنچ کر پھولوں سے لطف اندوز ہونے کی فرصت کسے تھی۔ ناشتے کیلئے چائے تیار کرنا تھی کیونکہ سبھی بھوک محسوس کر رہے تھے۔ سارے پروگرام میں یہ غلطی ہوئی تھی کہ چائے کا پروگرام پہلے سے طے نہیں کیا گیا تھا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ کوئی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے چند لوگ پہنچ جاتے اور وہ چائے وغیرہ تیار کرتے۔ چائے اور کھانے کا انتظام کمال کے سپرد تھا اور اب سب اسے کوس رہے تھے۔ مگر سب ہنسی مزاق کے لہجے میں۔ بہر حال کمال نے بڑی ہوشیار دکھائی، دو تین ساتھیوں کی مدد سے چائے تیار کرنے لگا اور کوئی گھنٹے بھر میں چائے ہم سب کے سامنے تھی، چائے واقعی مزیدار تھی اور پھر یوں مل کر چائے پینے میں کچھ عجیب لطف محسوس ہو رہا تھا۔

چائے سے پوری طرح فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ اختر نے تجویز داغ دی۔ ''اتنی اچھی چائے کی خوشی میں کچھ پھیپھڑوں کی ورزش ہونی چاہیے۔''

کیا کہتے ہو سعید بولا ''جناب میری تجویز ہے کہ ایک عدد قوالی ہو جائے''۔

کیوں نہیں واہ واہ اچھی تجویز ہے۔ تو پھر ہو جائے۔

لیجئے صاحب! قوالی شروع ہوئی، کوئی تالیاں بجا رہا ہے۔ کسی نے اپنے گھٹنوں ہی کو تبلہ بنالیا ہے اور سب ہیں کہ مزے سے گلا پھاڑ پھاڑ کر ''رنگ گل سے میر'' ارے ہاں رنگ گل سے میر کا راگ الاپ رہے ہیں اک عجیب سماں بندھ گیا چہروں پر رونق نکھار اور خوشی و مستی کی لہریں پیدا ہو رہی ہیں۔

کچھ دیر یہ شغل رہا کہ کمال نے اعلان کیا کہ ساڑھے نو بج رہے ہیں لہٰذا اسے کھانا تیار کرنے میں لگ جانا چاہئے اس کے لئے اسے تین چار ساتھیوں کی مدد کی ضرورت تھی۔ چنانچہ محمود، شوکت اور خلیل اس کے ساتھ ہو لئے ہم میں سے کچھ جہاں تھے وہیں بیٹھے ٹرانسسٹر اور ٹیپ ریکارڈوں سے شوق پورا کرنے لگے۔ ہم چار پانچ ساتھی ایک ٹولی کی صورت میں پھولوں کے حسن سے لطف اندوز ہونے کیلئے گھومنے نکلے۔

باغ میں جا بجا لوگوں کے جمگھٹے لگ گئے تھے۔ کالجوں، اسکولوں کے طلباء اور طالبات اسی شوق میں آئے ہوئے تھے۔ کچھ گھریلو قسم کے لوگ بیوی بچوں کے ہمراہ تھے اور کوئی چھوٹی موٹی دلچسپیوں میں مگن اپنے اپنے انداز سے موسم اور اس کی بہار سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ کچھ درختوں میں جھولے ڈالے گئے تھے۔ چھوٹے بڑے سبھی جھولوں کا مزہ لے رہے تھے، کہیں کچھ لڑکوں کی ٹولی تاش اور کیرم بورڈ سے دل بہلا رہی تھی۔ کوئی ریڈیو کے نغموں سے خوش ہو رہا تھا تو کوئی گپیں لگا کر اور لطیفے سن سنا کر، کچھ لوگ اپنی گلوکاری کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اور کچھ کھانے پینے میں مگن۔ ہم لوگ خاصی دیر اسی طرح گھومتے رہے۔

دوپہر کے کھانے میں عجیب لطف رہا۔ کمال کو دعویٰ تو بہت تھا مگر کہیں کچھ گڑبڑ ضرور ہو گئی۔ کسی شے میں نمک تیز ہے تو کسی میں مرچیں، پلاؤ تو گویا نمکین کھیر بن کر رہ گیا تھا۔ اب ہر طرح سے بیچارے کی شامت آئی ہوئی تھی۔ کسی نے کوئی فقرہ کسا اور کسی نے کوئی، مگر سچ تو یہ ہے کہ اس کے باوجود ہر کوئی ایسی رغبت اور ایسے شوق سے کھا رہا تھا جیسے اس سے زیادہ لذیذ کھانا اس نے پہلے کبھی نہ کھایا ہو۔

کھانا ہو چکا تو اسے ہضم کرنے کیلئے یہ تجویز پاس ہوئی کہ ہر کوئی ایک لطیفہ سنائے۔ کچھ دیر یہ سلسلہ رہا۔ خوب قہقے اچھالے گئے اور پیٹ بھر کر ہنسا گیا اور ایک ایک سے گانا سنانے کی فرمائش ہوئی۔

اب ہم میں سے ایک دو تو خیر کچھ گا لیتے تھے مگر باقی سب بے سرے، بہرصورت اس میں بھی ایک لطف تھا۔ یہ دور ختم ہوا تو کسی کو تاش کی بازی جمانے کی سوجھی اور کوئی کیرم بورڈ لیکر بیٹھ گیا۔ کوئی ذرا ستانے لگا، تو دو چار گپ بازی میں مصروف ہو گئے اور کسی نے مذاق ہی مذاق سے دوسرے سے کشتی لڑنا شروع کر دی۔ اب کوئی ایک کو داؤ دے رہا تھا تو کوئی دوسرے کو، کسی نے ایک کو داؤ بتایا تو کسی نے دوسرے کو اور یہ کھیل ہنستے ہنساتے ختم ہوا۔

شام کے چار بجے کافی کا دور چلا کچھ بسکٹ اور شامی کباب تھے۔ خوب مزا آ رہا تھا۔ کمال کو ہر طرف سے داد مل رہی تھی اور وہ بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ دراصل آج کا سارا پروگرام اسی کا مرہون منت تھا۔ اس نے اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے بڑی جانفشانی سے کام کیا تھا۔ بہرصورت ہر کوئی ان کا ممنون تھا۔ کافی سے فارغ ہو کر ہم سب نے پورے باغ کا مل کر چکر لگایا۔ باغ اور پھولوں کے حسن سے لطف اندوز ہوئے شام کے سائے پھیلنے لگے تو ہم بھی اپنا سامان سمیٹتے ہوئے اسی طرح گٹھڑیاں اٹھائے ہوئے اسٹیشن ویگن میں لاد کر واپس ہوئے۔ یہ دن اس قدر لطف سے کٹا کہ آج بھی اس کی یاد آتی ہے تو دل بے اختیار سا ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ اسکول پرنسل کے نام بیماری کی وجہ سے دو روز کی چھٹی کی درخواست تحریر کریں۔

بخدمت جناب پرنسل فیڈرل گورنمنٹ ہائی سکول

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ مجھے کل سے بخار ہے رات بھر بخار میں مبتلا رہا ہوں اور طبیعت انتہائی خراب ہے۔ مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے لہٰذا آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے دو یوم کی رُخصت منظور فرما کر نوازیں۔ آپکا کرم ہوگا۔

جون ۲۰۲۲

العارض

آپکا تابعدار شاگرد

اب ج

www.downloadclassnotes.com

۱۱۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور عنوان لکھیں۔

نظم و ضبط کسی معاشرے کے قیام کی پہلی شرط اور احسن انداز میں کام کرنے کا یہ بنیادی تقاضا ہے۔ غور کریں تو ظاہر ہوتا ہے کہ فطرت میں نظم و ضبط پایا جاتا ہے۔ ایک ایٹم میں الیکٹران، سورج کے گرد سیارے، خانہ کعبہ کے گرد انسان، ذرے سے لے کر عظیم سورج تک ہر چیز ٹھیک ٹھیک اور نظم و ضبط کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ اسی طرح ہم پرندوں، مچھلیوں، چوپایوں اور جنگلی جانوروں کو جب قطاروں، ریوڑوں اور غولوں کی صورت میں دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ فطرت کی جیتی جاگتی شکلوں میں بھی کتنا نظم و ضبط پایا جاتا ہے۔

خود کو فطرت کا ہار جانتے ہیں
سب پرندے قطار جانتے ہیں

جواب:

تلخیص: نظم و ضبط کسی معاشرے کا بنیادی تقاضا ہے فطرت میں بھی نظم و ضبط پایا جاتا ہے۔ فطرت کی جیتی جاگتی شکلوں میں بھی بے انتہا نظم و ضبط ہے۔

عنوان: نظم و ضبط

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

سبق نمبر16

مردِ مسلمان

شاعر کا تعارف

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے قومی شاعر ہیں۔ آپ اخلاقی لحاظ سے بہت ملنسار انسان تھے۔ آپ کے پاس اکثر ملنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا مگر اس کے باوجود آپ اکتاتے نہیں تھے بلکہ خندہ پیشانی سے لوگوں سے ملاقات کرتے۔ آپ کی طبیعت نہایت سادہ تھی۔ پلاؤ اور کباب آپ کی مرغوب غذائیں تھیں۔ آپ یونانی طریقہ علاج پسند فرماتے تھے کیونکہ یونانی ادویات خوش ذائقہ ہوتی ہیں۔ آپ قرآن مجید کی تلاوت باآواز بلند کرتے۔ آپ دوران تلاوت اکثر رویا کرتے تھے۔ اگر کوئی خوش الحانی سے تلاوت کرتا تو آپ رو پڑتے۔ آپ کو نبی کریم ﷺ کی ذات سے بے پناہ عشق تھا۔ آپ ﷺ کے ذکر مبارک پر آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ کا شمار ایک عظیم مصلح، شاعر، مفکر، ممتاز قانون دان اور نامور سیاست دانوں میں ہوتا تھا۔ آپ کی باتیں علم و حکمت سے بھری ہوئی ہیں۔

مرکزی خیال

مردِ مومن کی شان یہ ہے کہ اس کا ہر لمحہ، ہر عمل، گفتگو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہو۔ اگر کسی میں یہ چار صفات (قہار، غفار، قدوس، جبروت) پائی جاتی ہیں تو وہ حقیقی مسلمان ہے۔ نیز مردِ مومن کو اس شبنم کی طرح ہونا چاہیے جو سرخ پھول کو بھی ٹھنڈا کر دے اور اس طوفان کی طرح ہونا چاہیے جس سے دریاؤں کے دل بھی ڈر جائیں۔

خلاصہ

مرد مسلمان کا کردار گفتگو، عمل اللہ تعالیٰ کے حکم کی عکاسی کرتا ہے۔ مرد مومن جن چار عناصر کا مرکب ہوتا ہے وہ قہاری، غفاری، قدوسی اور جبروت ہیں۔ مرد مسلمان تو جبرئیل امین علیہ السلام کا ہمسایہ ہے۔ اس کا ٹھکانہ بہت بلند و بالا ہے۔ اسے بخارا یا بدخشاں کو اپنا مقام نہیں سمجھنا چاہیے۔ بندہ مومن کو شبنم کی طرح ٹھنڈا اور طوفان کی طرح تیز ہونا چاہیے۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان

حوالہ متن: **نظم کا نام:** مردِ مومن

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ مومن کا ہر لمحہ ایک نئی شان و عزت اور مقام ہونا چاہیے اور اس کی گفتگو، کردار اللہ تعالیٰ کے احکام کے تابع ہونے چاہئیں۔ یہی مومن ہونے کی دلیل ہے اور یہی آخرت میں کامیابی کا راستہ بھی ہے۔ لہٰذا مردِ مومن کو اپنی صفات، اعمال اس طرح درست رکھنے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے ذریعے ہمیں بتائے ہیں۔

www.downloadclassnotes.com